

## 45522- یوی دعوی کرتی ہے کہ خاوند نے اس کی بیٹی سے جنسی زیادتی کی اور بھاگ کیا کیا خود بخود ہی طلاق واقع ہو جائیگی؟

### سوال

ایک مسلمان عورت جس کی چند ماہ کی بیٹی تھی نے ایک مسلمان شخص سے شادی کی مذکورہ شخص اس بیٹی کے لیے باپ کی ذمہ داری ادا کر رہا تھا، لیکن وہ شخص اپنے ملک سے واپس لوٹ کر آیا تو یہ انکشاف ہوا کہ اس نے چھوٹی بیٹی کے ساتھ زیادتی کی ہے، اور احتمال ہے جنسی زیادتی بھی ہوتی ہوئی، لیکن مذکورہ شخص اس سے انکار کرتا ہے۔

اس کے مقابلہ میں میدیا میکل روپورٹ بتاتی ہے کہ اس سے جنسی زیادتی ہوتی ہے، اور کچھ بہتستہ علاج معالجہ کے بعد بیٹی نے یہ اقرار کیا کہ اس شخص نے ہی اس سے یہ کھلوڑ کیا ہے، اور اس کا بھی تکمیلی خیال ہے کہ جو کچھ ہوا ہے وہ صرف بوس و کنارتک ہی رہا ہے۔

اس وقت سے ابھی تک مذکورہ شخص واپس نہیں آیا اور اس کی تلاش جاری ہے، میرا سوال یہ ہے کہ :

کیا میری یہ شادی خود بخود ہی ختم اور باطل ہو جائیگی یا نہیں، اور اگر ختم نہیں ہوتی تو ماں اس شادی کو کس طرح ختم کر سکتی ہے، برائے مہربانی جواب ارسال ضرور کریں؟

### پسندیدہ جواب

#### اول :

بلائک اس عورت کے خاوند نے بیٹی کے ساتھ جو کچھ کیا ہے اگر ثبوت مل جائے اس کی بنا پر وہ رجم کا مستحق ٹھہرتا ہے، یعنی اس سے پتھر مار مار کر ہلاک کر دیا جائے، اس طرح کے حادثات و واقعات اللہ تعالیٰ کی شریعت مطہرہ سے دوری کی دلیل ہیں۔

جس کا نتیجہ یہ نکتا ہے کہ مسلمان شخص کو چاہیے کہ جس سے وہ رغبت رکھتا ہے اس سے شادی کی کوشش کرنی چاہیے، اور مسلمان شخص کو چاہیے کہ وہ اپنی یوی کی قربی رشتہ دار لڑکیوں کو کمزور ایمان والے اشخاص سے خلوت کرنے میں سستی و کوتاہی مت کرے چاہے وہ چھوٹی عمر کی ہی ہوں۔

#### دوم :

یہ معلوم ہے کہ آدمی کے لیے نکاح میں دو بھنوں کو جمع کرنا جائز نہیں، اور اس کے لیے جائز نہیں کہ عقد نکاح ہو جانے کے بعد یوی کی ماں یعنی ساس سے شادی کرے، اور اگر عورت سے دخل کر لے تو اس عورت کی بیٹی سے بھی نکاح نہیں کر سکتا۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا جب کوئی شخص یوی کی بھن یعنی اپنی سالی یا یوی کی بیٹی یا یوی کی ماں لیے اس کے زنا کرے تو کیا اس کے لیے اس کی یوی حرام ہو جاتی ہے اور اس سے طلاق دینا واجب ہو جاتا ہے یا نہیں؟

اور اگر اس نے اس عورت سے ابھی شادی نہیں کی تو کیا وہ اس عورت سے شادی کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب یہ ہے کہ :

اہل علم کے ہاں یہ مسئلہ اختلافی ہے :

1 جمصور علماء کرام کے ہاں اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوگی، یہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور عروۃ اور سعید بن مسیب اور امام زہری کا قول ہے، اور جمصور علماء کا مسئلک بھی یہی ہے۔

بعض اہل علم نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ سے نقل کیا ہے کہ اس کی بیوی اس پر حرام ہو جائیگی، لیکن یہ ضعیف ہے، اور صحیح یہی ہے جو اوپر بیان ہوا ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

جمصور علماء کرام کی دلیل یہ ہے کہ :

یعنی شریعت میں نکاح کا اطلاق تو معقود علیہا یعنی جس عورت کے ساتھ عقد نکاح کیا جائے اس پر ہوتا ہے، نہ کہ صرف وطنی کرنے سے۔

اور اس لیے بھی کہ زنا میں نہ تو کوئی مهر ہوتا ہے اور نہ ہی عدت اور وراشت۔

ابن عبدالبر کہتے ہیں :

سب علاقوں کے اہل فتویٰ حضرات کا اتفاق ہے کہ زانی پر وہ عورت حرام نہیں ہوتی جس سے ان نے زنا کیا ہے، اس لیے اس کی ماں اور بیٹی سے نکاح کرنا بھی جائز ہوا۔

2 ابراہیم نجحی، شعبی، ابو عنیفہ اور ان کے اصحاب، احمد اسحاق اور مالک کی ایک روایت یہ ہے کہ جب کسی عورت سے زنا کیا جائے تو اس کی ماں اور بیٹی اس پر حرام ہو جائیگی۔

3 اخاف کا مسئلک یہ ہے اور شافعی کا ایک قول کہ کسی مباح سبب کی وجہ سے شوت کے ساتھ مباشرت ملحق ہوگی جماع کے ساتھ کیونکہ یہ استماع ہے، لیکن حرام مثلاً زنا یا اثر انداز نہیں ہوگا، ان کا کہنا ہے کہ بیوی کی ماں کو صرف چھوٹے اور اس کی شر مگاہد یا یکھنے سے ہی اس پر بیوی حرام ہو جائیگی۔

ابراہیم نجحی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ان کا کہنا ہے کہ : جب کوئی شخص کسی عورت کا وہ کچھ دیکھ لے جو اس کے لیے حلال نہیں یا پھر اسے شوت کے ساتھ چھوٹے تو اس پر وہ سب حرام ہو جائیگی۔

دیکھیں : المصنف (3/303).

جمصور کا مذہب راجح ہے یہ کہ بیوی کی ماں یا بیٹی یا بہن سے کوئی حرام کام کرنے سے بیوی حرام نہیں ہوگی، چاہے اس نے اس عورت سے شادی کی ہو یا شادی کے بعد اس سے یہ معلوم ہو اکہ جس خاوند نے بیوی کی بیٹی سے زیادتی کی حتیٰ کہ اگر یہ ثابت بھی ہو جائے کہ اس سے زنا کیا ہے تو بھی اس حرام اور قیمع فعل کی بنا پر اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوگی۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے کہ :

"جب کسی شخص نے اپنی بیوی کی بہن سے زنا کیا تو اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوگی"

صحیح بخاری (5/1963).

اور امام یہتھی رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے :

ایک شخص نے اپنی بیوی کی ماں سے حرام کا ارتکاب کر لیا تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا :

"اس نے دو حرمتوں کو پامل کیا، لیکن اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوگی"

سنن یہتھی (7/168) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"مسئلہ :

اگر کسی شخص نے ایک عورت سے زنا کر لیا تو کیا اس عورت کی اصل اور فرع دونوں اس پر حرام ہو جائیں گی؟

جواب :

حرام نہیں ہوں گی؛ کیونکہ یہ اس آیت میں داخل نہیں ہیں :

[اور تمہاری بیویوں کی ماں ہیں اور تمہاری پرورش کردہ وہ لڑکیاں جو تمہاری گود میں ہیں، تمہاری ان بیویوں سے جن سے تم دخول کر لے ہو، ہاں اگر تم نے ان سے جماعت کیا ہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں، اور تمہارے صلبی سے یہ بیویاں اور تمہارے دو بیویوں کا جمع کرنا، ہاں جو گزر چکا سو گزر چکا، یقیناً اللہ تعالیٰ مجتنبہ والا ہمراں ہے۔ النساء (23)].

زانی عورت اس میں داخل نہیں ہوتی؛ چنانچہ اگر کسی شخص نے کسی عورت سے زنا کیا تو ہم یہ نہیں کہیں گے: یہ عورت اس کے حلائل یعنی اس کی بیویوں میں شامل ہو گئی ہے اور نہ ہی ہم یہ کہیں گے: جس عورت سے زنا کیا اس کی ماں اس کی بیوی کی ماں شامل ہو گئی ہے؛ تو پھر یہ حلال ہو گئی کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں داخل ہوتی ہے:

[اور ان کے علاوہ تمہارے لیے حلال کی گئی ہیں۔ النساء (24)].

دیکھیں: الشرح الممتع (5/179).

سوم :

آپ کو حق حاصل ہے کہ شرعاً قاضی سے دو شرعاً اسباب کی بناء پر فتح نکاح کا مطالبہ کر سکتی ہیں :

پہلا سبب :

ناؤند کے فسق و فجور کی بناء پر کہ اس نے یہ قبیح جرم کیا اس کے ثابت ہو جانے کے بعد۔

دوسرے سبب:

خاوند کا گھر سے غائب ہو جانا، یہ دونوں ایسے سبب میں جن کی بناء پر آپ کے لیے فتح نکاح طلب کرنا حلال ہو جاتا ہے، اور آپ کے لیے پورے حقوق طلب کرنا جائز ہو جاتے ہیں۔  
اسے طلاق ضرر یعنی ضرر کی بناء پر طلاق کا نام دیا جاتا ہے، امام مالک اور امام احمد دونوں کا یہی کہنا ہے، وہ ضرر حس کی بناء پر خاوند اور بیوی کے ماہین علیحدگی طلب کرنا جائز ہو جاتی ہے وہ ہر اس ضرر کو شامل ہے جو بیوی کے لیے نقصان اور برابر سلوک کا باعث بنے چاہے وہ جسمانی ہو یا نفسیاتی یا معنوی۔  
اور یہ چیز عورتوں اور ماحول اور عرف عام اور رسم و رواج کے مختلف ہونے کی بناء پر مختلف ہو گئی، جس ضرر کی بناء پر عورت علیحدگی کا مطالبہ کر سکتی ہے اس کی مثالوں میں یہ شامل ہے کہ:  
بیوی کو بیغز کسی شرعی سبب کے زد کو بکار کیا جائے، اور اسے کسی ایسے فعل کو سرانجام دینے پر مجبور کیا جائے جو حرام ہو یا پھر واجب ترک کرنے پر مجبور کیا جائے، اور خاوند کا فتن و فجر اور اس کا برا سلوک بھی اسی میں شامل ہے۔

والله اعلم۔